بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۸ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۲۴ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے بخار ہیں کمی ہے۔ اور طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا بخار آج بارھویں دن خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ گیا ہے باقی تکلیفوں میں بھی بہت کمی ہے۔ صرف نقاہت بہت ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ابن جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کے ہاں ۲۰/۲۱ فروری کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

گندم اور آٹے کی گرانی

ایک طرف جنگ کے ہندوستان کے قریب سے قریب تر ہوتے جانے اور اس کے متعلق تیاریاں شروع کر دینے کی وجہ سے اور دوسری طرف ضروریاتِ زندگی کی نہ صرف ناقابل برداشت گرانی۔ بلکہ نایابی کے باعث عوام الناس میں بے چینی اور اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ پنجاب میں زیادہ تر آبادی غرباء کی ہے۔ جو روزانہ محنت و مشقت کر کے اپنے لئے قوت لایموت مہیا کرتے ہیں۔ اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ رکھ سکیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ حکومت نے گندم اور اس کے آٹے پر کنٹرول کر رکھا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ بھاؤ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ پھر بھی آٹے کے متعلق بے حد دقت پیش آ رہی ہے۔ لاہور جیسے مرکزی شہر میں ایک شور برپا ہے۔ کہ آٹا نہیں ملتا۔ اور ایسے ایسے واقعات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ جو حالات کو نہایت نازک ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ حکومت نے ذخائر پر خود قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ گندم کے سٹاک کا پتہ دینے والوں کو انعام دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ مختلف مقامات پر ڈپو کھول دیئے ہیں۔ اور دیگر مقامات سے آٹا منگانے کا انتظام کر رہی ہے۔ تاہم حالات کی نزاکت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر قسم کا ساز و سامان رکھنے والے لاہور میں جب یہ حالت ہے۔ تو دوسرے مقامات کی حالت کا اندازہ خود بخود لگایا جا سکتا ہے۔ سرگودھا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تو زیر دفعہ ۱۴۴ یہ حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ میونسپل حدود میں ان تمام اشخاص کو جن کے پاس زندگی کی ضروری اشیاء کے ذخائر ہیں حسب معمول کاروباری اوقات میں مقررہ نرخ پر انہیں فروخت کرنا چاہیئے۔ ورنہ گرفتار کر کے جرمانہ اور قید کی سزا دی جائے گی۔

یہ تو شہروں کی حالت ہے چھوٹے قصبات اور دیہات میں تکالیف اور بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ منڈیوں کے بند ہونے کی وجہ سے وہاں کے دوکاندار ضروری اشیاء حاصل نہیں کر سکتے۔ اور جو ادھر اُدھر سے کچھ مہیا کرتے ہیں۔ نگرانی سے دور ہونے کی وجہ سے نہایت ردی اشیاء بے حد گراں فروخت کرتے ہیں۔ دور افتادہ دیہات اور قصبات میں جب مقررہ نرخوں کی کوئی پروا نہیں کی جاتی تو وہ اشیاء جن کے نرخ حکومت نے مقرر نہیں کئے۔ ان کی گراں فروشی میں کیا روک ہو سکتی ہے۔ ان حالات کی جلد سے جلد اصلاح نہایت ضروری ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ نہ صرف تمام ضروری اشیاء کے نرخ مقرر کر دیئے جائیں۔ بلکہ شہر و دیہات اور قصبات میں نگرانی کا بھی انتظام کیا جائے :۔

حکومت ہند کی طرف سے گندم کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ بات بالکل صاف کر دی گئی ہے۔ کہ گندم کے موجودہ نرخ زیادہ سے زیادہ ہیں۔ ان میں قطعاً اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ نیز یہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ کہ مقررہ نرخ اعلےٰ درجہ کی گندم کے ہیں۔ گھٹیا قسم کی گندم ان نرخوں پر نہیں بیچی جا سکتی۔ اب اگر ان لوگوں میں انسانی ہمدردی کا کوئی جذبہ باقی نہیں رہ گیا۔ جو گندم کے ذخائر دبائے بیٹھے ہیں۔ تو وہ تاجرانہ عقل و سمجھ سے ہی کام لے کر ان ذخائر کو فروخت کر دیں۔ کیونکہ اب نئی گندم کے نکلنے میں بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے اور باموقعہ بارش ہونے کی وجہ سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اب کے غلہ بہت افراط سے ہوگا۔ اس وقت یقیناً انہیں سستے بھاؤ غلہ بیچنا پڑے گا :۔

غلہ کے متعلق عوام الناس کی مشکلات کے پیش نظر حکومت پنجاب کی توجہ اس خطرہ کی طرف بھی منتقل ہوئی ہے۔ جو اس قسم کے حالات کا لازمی نتیجہ ہے۔ چنانچہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وقت میں گندم کے ذخائر جمع کرنا نہ صرف عوام الناس سے ہمدردی کا فقدان ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ اس میں سخت خطرات بھی مضمر ہیں۔ کیونکہ اس طرح غریب لوگ خوراک سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ اسے حاصل کرنے کی غرض سے وہ تشدد پر اُتر آئیں۔ اندریں حالات ذخیرہ رکھنے والوں کو خود ان کے مفاد اور بہبودی کی خاطر مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ جمع کئے ہوئے سٹاک کو منڈی میں فروخت کرنے کے لئے نکالیں :۔

اشیاء کی گرانی ایک حد تک برداشت کی جا سکتی ہے۔ لیکن نایابی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ یہ معلوم ہو۔ کہ اس کی وجہ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنا ہے۔ ان حالات میں بھوکے عوام الناس کا حصول اشیاء کے لئے تشدد پر اُتر آنا معمولی بات ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ حالات ذخائر رکھنے والوں کے لئے قطعاً مفید نہیں ہو سکتے۔ پس انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسی نوبت ہی نہ آنے پائے۔ اگر دوسروں پر نہیں۔ تو اپنے اوپر ہی رحم کریں اور ذخائر کو باہر نکال کر ان کی قیمت وصول کر لیں :۔

عوام الناس میں تشدد کے جذبہ کا پیدا ہونا کسی صورت میں بھی اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح گیہوں کے ساتھ گھن کے پس جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لیکن جنگ کے باعث جو خطرات درپیش ہیں۔ ان کی وجہ سے تو تشدد کا خیال بھی کسی کے دل میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے اور نہ اسے عمل میں لانے کا ارادہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں۔ بلکہ حملہ آور دشمن کو ناکام بنانے کے لئے جد و جہد کرنے کا ہے۔ خدانخواستہ اگر دشمن ناکام نہ ہو۔ تو پھر جو کچھ ہو سکتا ہے اس کا تصور بھی نہایت المناک ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع

کنجہی ۲۰ فروری۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناصر آباد پہونچ گئے ہیں۔ درد نقرس کم ہو رہا ہے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے مبارکباد کا تار

لنڈن ۲۱ فروری۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

ممبران جماعت احمدیہ لنڈن حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی خدمت میں صاحبزادگان مرزا منور احمد صاحب اور مرزا حمید احمد صاحب کی شادیوں پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ رشتے تمام متعلقین کے لئے بابرکت ہوں ؛

روم میں مولوی محمد شریف صاحب بخیریت ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں ؛

نمائندگان مجلس مشاورت کی نسبت جماعتوں کے لئے ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ حسب منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جس کا گذشتہ سال اعلان ہو چکا ہے۔ مزید اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجلس مشاورت سے ۵ ادن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانی ضروری ہے۔ گویا اس دفعہ ۱۸ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش (مارچ ۱۹۴۲ء) تک یہ اطلاعات پہونچ جانی چاہئیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایادار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ جس میں درج ہو کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مجلس مشاورت سے قبل جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کریں

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال بھی ان جماعتوں کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کا لازمی چندوں (یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ آخر فروری ۱۹۴۲ء تک پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہذا جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ ابھی سے پوری جدوجہد سے کام لے کر ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء تک اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ دس ماہ کا پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی جماعت سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شامل ہو سکے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء سے لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اس چندہ کا ہر موصی و غیر موصی کے لئے باشرح ادا کرنا اسی طرح لازمی ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کا۔ پس عہدہ داران کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بھی پوری جدوجہد سے وصول کریں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک سخت عذاب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

"میں محض ہمدردیٔ مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمائے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

امتحان "تجلیات الٰہیہ" و "برکات الدعاء"

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انشاء اللہ مورخہ ۲۰ شہادت (اپریل) بروز اتوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابوں "تجلیات الٰہیہ" و "برکات الدعاء" کا امتحان ہوگا۔ ان کی ضخامت علی الترتیب ۱۹ اور ۳۳ صفحات ہے۔ گویا صرف کل باون صفحات کا کورس ہے۔ اور قیمت تجلیات الٰہیہ کی ۲/۱ اور برکات الدعا کی ۲/ ہے۔ اور یہ بکڈپو تالیف و اشاعت سے مل سکتی ہیں۔ جملہ اراکین خدام الاحمدیہ اور احباب و خواتین جماعت سے التماس ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ قائدین و زعمائے کرام خاص طور پر اپنے ہاں تحریک فرما کر دوستوں کو اس آسان سے امتحان میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں۔ فیس داخلہ ایک پیسہ فی کس ہے جو پیشگی وصول ہونی چاہیئے ؛ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اخبار احمدیہ

لجنہ اماء اللہ گنج کا جلسہ ۲ فروری لجنہ اماء اللہ گنج لاہور کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔ فہمیدہ بیگم نے کشتی نوح کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ (سیکرٹری)

درخواست ہائے دعا (۱) محمد شفیع صاحب سیالکوٹ شہر کے ماموں بھائی اور بعض دوسرے عزیز بیمار ہیں (۲) عبدالحی خان صاحب پوسٹ ماسٹر پنشنر کاٹھ گڑھ کی ہمشیرہ خون کے دباؤ اور دل کی کمزوری کی وجہ سے بیمار اور زنانہ ہسپتال انبالہ میں زیر علاج ہیں (۳) میر ظفر اللہ صاحب افریقی اپنے ایک غیر احمدی دوست چوہدری ضیاء اللہ صاحب کے لئے جنہیں مقدمہ قتل میں سیشن کورٹ سے سزائے موت کا حکم مل چکا ہے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۴) رکن الدین صاحب مٹھا خیل ضلع کوہاٹ کی آنکھیں دو ماہ سے خراب ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں ہیں۔ (۵) مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھٹی مولوی فاضل معلم گورنمنٹ ہائی سکول کیمبل پور میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں۔ نیز ان کے استقلال کا معاملہ زیر غور ہے۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء حاجی اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ اپر ڈویژن اسسٹنٹ آئی۔ اے اور سی کے ہاں لڑکا تولد ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

پتہ مطلوب ہے محترمہ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ بیگم ڈپٹی غلام حسین صاحب بھوپال جس جگہ ہوں مجھے جلدی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ میں دو خط بھوپال کے ایڈریس پر ارسال کر چکی ہوں۔ مگر جواب نہیں ملا۔ اہلیہ چوہدری دوست محمد خان ایم۔ اے جہلم

دعائے مغفرت میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد طفیل ۱۴ فروری کو بعمر ۳۰ سال صرف چار دن بعارضہ بخار بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام محمد چک ۲۷۰ الف گوٹھ مہر محمد بوٹا سندھ

تعلیم وتربیت۔

اللہ تعالےٰ کی نصرت کے حصُول کیلئے کِس قسم کی جدوجہد کی ضرورت ہے

جب دُنیا سے پاکیزگی کی رُوح اٹھ جاتی ہے۔ لوگ خدائے قدوس کو بھُول کر اس سے اپنا تعلق منقطع کرتے ہُوئے اپنے اصل مقصد عبادتِ الٰہی (اللہ تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا) کو ترک کرکے دُنیاوی مقاصد کے حصُول کے لئے اپنے آپ کو کلیۃً وقف کر دیتے ہیں۔ اور روحانی زندگی کے تمام آثار اُن کے اندر سے مٹ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ جس کی ایک صفت باعث بھی ہے۔ رُوحانی مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے انبیاء مبعُوث فرماتا ہے:۔

انبیاء اپنے پاکیزہ نمونہ سے دُنیا میں اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ ظاہر کرکے ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ ایک بالا ہستی جامع جمیع صفات حسنہ موجُود ہے جس نے اپنے پاک بندوں میں اپنی صفات ظاہر کرکے دُنیا کو اپنی طرف کھینچنے اور ان کے اندر زندگی اور پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے ان کو بھیجا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبوت کے مقام پر فائز کئے گئے اپنی آمد کی اغراض بیان فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں:۔

"وُہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامُور فرمایا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے۔ اس کو دُور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں . . . اور وُہ رُوحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں" (لیکچر اسلام صفحہ ۳۴)

"میں اس لئے بھیجا گیا ہُوں۔ کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالےٰ کا وجُود لوگوں پر ثابت کرکے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے۔ کہ وُہ جیسا کہ یقین دُنیا۔ اور دُنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دُنیاوی اسباب پر ہے۔ یہ یقین اور یہ بھروسہ اس کو خدا تعالےٰ اور عالم آخرت پر نہیں زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے . . . . سو میں بھیجا گیا ہُوں کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجُود کی علت غائی ہیں" (کتاب البریہ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۶)

جیسا کہ میں ذکر کر آیا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت باعث ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مخلوق کی اندرونی طاقتوں کو اُبھار کر ان کو ایسا نشو ونما دیتا ہے۔ کہ ان میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی دونو حالتوں میں اتنا فرق پایا جاتا ہے۔ جتنا ایک مُردے اور زندہ میں فرق ہے۔ چونکہ انبیاء دُوسروں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اس لئے اس صفت کا ظہور انبیاء کے ذریعہ سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ اور جب تک وُہ ایک ایسی جماعت پیدا نہیں کر دیتے۔ جو اللہ تعالےٰ کی اس صفت کے ماتحت اپنی پہلی مُردنی کو ترک کرکے زندہ ہو جاتی۔ اور اس طرح ایک چھوٹے حشر کا نمونہ دُنیا دیکھ لیتی ہے۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انبیاء کی بعثت کی غرض پوری ہوگئی ہے۔

اس زمانہ کے مامور۔ اور نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس صفت کا نمونہ اپنی زندگی میں نہایت عمدگی اور کامیابی کے ساتھ دکھایا۔ آپ کے ذریعہ آپ کی جماعت میں ہزاروں روحانی مُردے زندہ ہو کر حشر کا منظر ایک چھوٹے پیمانہ پر دُنیا کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ لیکن جماعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ یہ امر ضروری ہے۔ کہ بحیثیت جماعت ہمارے افراد کے اعمال میں ایک ایسا انقلاب اور تغیر واقعہ ہو۔ جو ہر قسم کی رُوحانی زندگی کی جھلک اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور دوسری قوموں کو اس امر کے ماننے پر مجبُور کر دے۔ کہ یہ جماعت بحیثیت جماعت ممتاز طور پر زندگی کے آثار اپنے اندر مکمل طور پر رکھتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسی کے اثر کے ماتحت تمام قسم کی سابقہ مُردنیاں اس جماعت سے مٹ کر ایک نئی زندگی اس کو عطا کی گئی ہے

دوسری صفت جس کا میں نے ابتداء میں ذکر کیا۔ قدوسیت کی صفت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام قسم کی پاکیزگیوں کا جامع ہے۔ اگرچہ سب مذاہب اللہ تعالےٰ کی اس صفت کے قائل ہیں لیکن سوائے اسلام اور احمدیت کے باقی سب مذاہب اس امر کے جواب میں خاموش ہیں کہ خدا کی نسبت ثابت کس طرح ہُوا۔ کہ وُہ قدوس ہے۔ اس صفت کا ایک ہی ثبوت ہو سکتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ کوئی ایسے لوگ ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کا قرب پانے والے ہوں۔ اور اپنے وجُود میں اللہ تعالےٰ کی صفت قدوسیت ظاہر کرنے والے ہوں۔ اور اپنی نیکی۔ تقوےٰ اور پاکیزگی کی وجہ سے دُنیا کے لئے بطور نمونہ کے ہوں۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی اس صفت کا ثبوت کوئی باقی نہیں رہتا اور اس امر کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا قرب کبھی کسی کو حاصل ہُوا ہے کیونکہ جب یہ درست ہے۔ کہ ایک گلاب کا پھُول تھوڑی دیر کپڑوں کے ساتھ لگتا ہے تو کپڑے اس کی خوشبُو سے مہک جاتے ہیں اور اگر ایک معطر انسان کے پاس کوئی تھوڑی دیر بیٹھ جائے۔ تو اس سے بھی خوشبُو آنے لگتی ہے۔ تو پھر یہ امر کس طرح قابل قبول ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص خدا کا مقرب تو بنا۔ مگر اُس نے خدا سے کچھ نہ پایا۔ اور اس کی اس خوشبُو سے جو درحقیقت سب صفات کی جامع ہے۔ یعنی قدوسیت کورا کا کورا ہی رہا۔ چونکہ یہ بات خلاف عقل ہے اس لئے وُہی شخص خدا کا مقرب سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی قدوسیت کا ثبوت مل سکتا ہے۔ جو خدا سے قدوسیت حاصل کرکے خود قدوس ہو۔ اور اپنی نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے دُنیا کے لئے نمونہ بنے۔

جب انسان کی زندگی کی غرض ہی اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ۔ تو اس صورت میں جب تک ہم اپنے اعمال اس رنگ میں نہ ڈھالیں۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی صفات کے مظہر بن جائیں۔ ہم کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو قرار پا سکتے ہیں۔ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم نے آپ کی آمد کی غرض اپنے اعمال سے پوری کرکے دکھا دی۔ سو ہماری جماعت کی ذمہ واری بہت عظیم الشان اور اہم ہے۔ اللہ تعالےٰ کی برکات کا نزول اور اسکی نصرت اور فتح کی آمد صرف اسی صورت میں قریب آسکتی ہے جب ہم بحیثیت جماعت اپنے اندر سے گناہوں کو مٹا کر اپنے نفوس کو پُورے طور پر پاک کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسی غرض کے ماتحت ہوئی ہے اور جب تک ہم اپنے اندر اس مقصد کے حصُول کے لئے پُوری تڑپ اور جذبہ پیدا نہیں کرتے اور اس کے لئے مستقل جدوجہد پُوری سنجیدگی سے شروع نہیں کر دیتے۔ اس وقت تک وُہ فتح جس کا خدا کے الہام نے ہماری جماعت کو وعدہ دیا ہے۔ قریب نہیں آسکتی۔ اسی امر کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ توجہ دلاتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔ "اگر وُہ (علماء و مبلغین سلسلہ) قلوب کی اصلاح کریں۔ اور لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا کریں۔ تو کروڑوں کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ کہ اگر تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے مذہب کی اشاعت کرو گے۔ تو ایک ایک دو دو کرکے لوگ تمہاری طرف آئیں گے لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو۔ اور اپنی جماعت سے گناہ کو دُور کر دو۔ تو پھر فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے" (اعمال صالحہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وُہ اپنے نیک بندوں کو

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

سو نصرتِ الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے علماء اور مبلغین جماعت کے اندر اللہ تعالےٰ کا عرفان اور محبت پیدا کریں۔ اور اس طرح گناہ کو جماعت کے اندر سے دُور کر دیں۔ وہاں افراد جماعت اور عہدہ داروں کا بھی یہ فرض ہے کہ اس امر کی طرف خود بھی متوجہ ہوں۔ اور اپنی جماعتوں کے اندر بھی اس امر کو پیدا کریں۔ یہی ایک صورت ہے۔ جس سے ہماری جماعت

جس کے پاس کوئی سیاسی طاقت نہیں۔ اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرکے ایک ایسے مقام پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ جس سے لوگ (اس پاکیزگی کی قوت اور ایمان اور معرفت کے اثر کی بناء پر) ہماری نقل کرنے پر مجبور ہوں گے۔ نیز اللہ تعالےٰ کی قدوسیت سے حصہ لینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سب قرآن شریف کے حکم کے مطابق استغفار میں لگے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وہ استغفار جو ایمان کی جڑوں کو مضبوط کرتا اور ترقیات روحانیہ کی کلید ہے قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے۔

اول یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کرکے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالےٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا۔ اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین بھی خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں۔ اس لئے استغفار کرتے ہیں۔ تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے۔ ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تاکہ پاک نشوونما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔ استغفار غفر سے نکلا ہے جس کے معنے ڈھانکنے اور دبانے کے ہیں یعنی خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبا رکھے۔ اور بشریت کی جڑ ننگی نہ ہونے دے۔ بلکہ الوہیت کی چادر میں لیکر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے۔ اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔"

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۴۶)

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل یادداشت ہے۔ کہ اس وقت تک ہم گناہوں کے مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ہم اپنی جماعت کے اندر خصوصیت سے اخلاق فاضلہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ بوجہ قدوس ہونے کے بدخلق اور شریر کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس منبع تقدیس سے وہی تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ جو خود پاک ہو۔ سو افراد کے اندر پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے اخلاق فاضلہ کا پیدا کرنا نہایت ضروری امر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ الامام راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع فی اھلہ ومسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا والخادم راع فی مال سیدہٖ ومسئول عن رعیتہ وکلکم راع ومسئول عن رعیتہ (بخاری ومسلم) یعنی تم میں سے ہر شخص مثل گڈریے کے ہے۔ اور ان لوگوں کے متعلق پورا ذمہ وار ہے۔ جو اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ امام کے سپرد جماعت کی گئی ہے اور وہ ان کا ہر طرح ذمہ وار اور جواب دہ ہے۔ اور ہر مرد کے سپرد ایک خاندان ہے۔ اور وہ اس خاندان کا ذمہ وار اور جواب دہ ہے۔ اور عورت کے سپرد اولاد کی تربیت ہے۔ اور وہ اس کی ذمہ وار اور جواب دہ ہے۔ اور خادم کے سپرد آقا کی جائداد اور مال ہے۔ اور وہ اس کا ذمہ وار اور جواب دہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت جہاں عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری بہت اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ وہاں ہر گھر کے مرد اور عورت کی ذمہ واری بھی قابل غور ہے۔ خصوصیت سے تربیت کا کام جو ایک مستقل نگرانی اور جدوجہد اور خاص کوشش چاہتا ہے۔ بہت نازک صنف کا ہے۔ سو اس سلسلہ میں ہر خاندان کے مرد اور عورت اور جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور عہدہ داران خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کار میں جماعت کے اندر خصوصیت سے اس امر کا احساس پیدا کریں گے۔ کہ ہماری جماعت دنیا میں محبت الٰہی۔ پاکیزگی۔ عرفان الٰہی اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے پس ضروری ہے۔ کہ ہم ہر ممبر کے اندر یہ امور ایسے رنگ میں پیدا کریں۔ کہ دنیا کے لوگ خود بخود ہماری قوت عمل کے اثر سے متاثر ہو کر ہماری نقل پر مجبور ہوں۔

اس کے بعد جہاں ہماری علمی تبلیغ کے نتائج بہت وسیع اور شاندار ہوں گے۔ وہاں ہم اللہ تعالےٰ کی صفات قدوسیت کو باعث کے مظہر بنتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقصد کو پورا کرنے والے ہونگے جس کے لئے آپ دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ خاکسار شیخ یوسف علی بی۔ اے کارکن نظارت تعلیم و تربیت قادیان

امیر غیر مبائعین کے ایک عقیدے کے متعلق "پیغام صلح" کی ناقابل فہم روش

ہمارا مطالبہ

جیسا کہ قارئین "الفضل" کو علم ہے۔ میں نے جملہ غیر مبائعین کی خدمت میں ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی چند تحریریں پیش کی تھیں۔ جن میں انہوں نے علی الاعلان اپنے اس عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ "جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے۔ وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔" (پیغام صلح ۷ مارچ ۱۹۱۴ء) ان تحریروں کو پیش کرکے جناب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبائعین سے بار بار عرض کیا گیا۔ کہ وہ براہ کرم اس عقیدے کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کریں۔ کیونکہ اس عقیدے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب اسلام میں داخل ہونے کے لئے رسالت پر ایمان لانے کو ضروری نہیں سمجھتے۔ توقع تھی کہ میری گزارش پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے گا۔ اور اگر میں نے ان تحریروں کے سمجھنے میں کوئی غلطی کی ہے۔ تو اس کی مناسب توضیح و تشریح کر دی جائے گی۔ لیکن سخت حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ بجائے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے غیر مبائعین کی طرف سے ایسی روش اختیار کی جا رہی ہے جسے کسی صورت میں بھی مناسب اور مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پیغام کا ناقابل فہم جواب

ہمارے بار بار کے تقاضوں اور پیہم مطالبے کے بعد جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے،

"اخبار الفضل میں متعدد دفعہ نکل چکا ہے" "جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور حتیٰ کہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔" معلوم دیتا ہے مندرجہ بالا سطور لکھنے والے کے اوسان بجا نہیں۔ ورنہ وہ یہ سطور ہرگز الفضل میں لکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ یہ محض افترا ہے۔ اور ایسا سیاہ جھوٹ ہے جو روز روشن میں بولا جا رہا ہے۔ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہرگز ہرگز یہ عقیدہ نہیں۔ حضرت ممدوح اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے رسالت پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۱۰ فروری ۱۹۴۲ء)

یہ چند سطور کس حد تک میرے مطالبے کا جواب کہلانے کی مستحق ہیں؟ اس پر ادارہ الفضل کی طرف سے مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ خاکسار کسی قدر تفصیل سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

حقیقت حال

پیغام کی مندرجہ بالا تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ محض افترا ہے۔ سیاہ جھوٹ ہے! گویا پیغام صلح کے نزدیک اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ بغیر کسی دلیل یا ثبوت کے جس بات کو چاہے غلط یا صحیح قرار دے دے۔ دنیا کا فرض یہی ہے۔ کہ وہ بلا چون وچرا اسے تسلیم کرے۔ اگر میں نے کسی قیاس وہم یا سنی سنائی بات پر بنیاد رکھ کر اس عقیدے کو امیر غیر مبائعین کی طرف منسوب کیا ہوتا۔ تو بے شک پیغام صلح کی یہ بلا دلیل تردید کچھ وزن اپنے اندر رکھتی تھی۔ لیکن جب حقیقت یہ ہے کہ میرے مطالبے کی ساری بنیاد ہی جناب مولوی محمد علی صاحب کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ پر تھی۔ تو اس صورت میں میری سمجھ میں تو یہ بات بالکل نہیں آتی۔ کہ بغیر کسی دلیل یا ثبوت کے پیغام کی یہ دو حرفی تردید آخر کیا مطلب رکھتی ہے پیغام کا فرض تھا کہ میرے پیشکردہ حوالوں کی مناسب توضیح و تشریح کرتا۔ اگر میں نے ان حوالوں کو غلط معنی پہنانے کی کوشش کی تھی تو اس کو ظاہر کرتا۔ اس کے بعد اس کا حق تھا کہ میرے متعلق جو چاہے لکھتا۔ لیکن اصل حوالوں کو چھوئے بغیر "افترا" "سیاہ جھوٹ" کا شور مچا دینا کسی صورت میں بھی مناسب نہ تھا پس میرا مطالبہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جوں کا توں قائم ہے۔ میرا یہ دعوےٰ ہے۔ اور اس دعوےٰ کو میں ہر میدان میں سچا ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی جو تحریریں میں نے پیش کی ہیں۔ ان میں سے سوائے اس کے

کہ آپ کے نزدیک "اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور حتٰی کہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔"

چار کھلے کھلے حوالے

اگر پیغام نے پہلے ہمارے پیش کردہ حوالوں پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی تو وہ اب اپنے "امیر ایدہ اللہ تعالٰے" کی ان تحریرات پر بغور نظر ڈال لے:۔ (۱) "اسلام مان لینے کا نام اور کفر انکار کا نام ہے۔ اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔" (پیغام ۱۷ مارچ ۱۹۴۲ء) (۲) "معلوم ہؤا۔ کہ جب ایک شخص اللہ تعالٰے کی توحید پر ایمان لے آتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔" (رر) (۳) "جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے . . . . . . بے شک وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا۔" (۴) "جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر کے کسی اور حصہ کو چھوڑتا ہے وہ دائرہ کے اندر تو ہے مگر اس خاص حصہ کا کافر ہے۔" (رر) میں نے اکٹھے چار حوالے عرض کر دئیے ہیں۔ ان سب کا مطلب اور مفہوم صاف۔ واضح اور روشن ہے۔ ان میں کسی تاویل یا ایچا پیچی کی گنجائش موجود نہیں۔ میرا کھلا کھلا چیلنج ہے کہ کسی امی سے امی اور موٹی سے موٹی عقل رکھنے والے انسان کے سامنے بھی اگر ان حوالوں کو رکھ دیا جائے۔ تو وہ یقیناً یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب صرف اور صرف توحید کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے سوا کسی نبی پر ایمان لانے کو خواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا کوئی اور وہ ضروری نہیں سمجھتے۔

فیصلہ کی آسان راہ

پس "پیغام" بڑے شوق سے مجھے "اوسان بجا نہیں" ہی کے طعنے دے۔ اور ہزار دفعہ میری گذارشات کو "سیاہ جھوٹ" اور "افتراء" قرار دے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئیے کہ جب تک اس کے "امیر ایدہ اللہ" کے مندرجہ بالا حوالے موجود ہیں۔ اس وقت تک اس قسم کی باتیں اس کے کسی کام نہ آئیں گی۔ اگر وہ معقولیت اور سنجیدگی کے ساتھ میرے مطالبہ کا جواب دینا چاہتا ہے۔ تو اس کا صحیح طریق یہی ہے کہ (۱) یا تو وہ میرے پیش کردہ مندرجہ بالا حوالوں کے متعلق یہ ثابت کر دے۔ کہ وہ غلط ہیں۔ یا یہ کہ ان کا وہ مطلب اور مفہوم نہیں ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔ (۲) یا وہ اپنے "حضرت امیر" سے کھلے الفاظ میں اعلان کرا دے کہ بے شک پہلے ان کا عقیدہ یہی ہؤا کرتا تھا۔ لیکن اب وہ اسے غلط سمجھتے ہیں۔ اور اب ان کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے رسالت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ (۳) اگر یہ دونوں باتیں ممکن نہیں۔ تو پھر ایک ہی راہ پیغام صلح کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ صاف الفاظ میں اقرار کرے۔ کہ اس نے میرے مطالبے کے خلاف جو کچھ لکھا۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اور مولوی صاحب حقیقتاً اسلام میں داخل ہونے کے لئے رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور یہ کہ اس عقیدہ کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کرنا ہرگز ہرگز افتراء یا جھوٹ نہیں ہے۔ ان تین طریقوں کے سوا اور کوئی چوتھا طریق سنجیدگی کے ساتھ میرے مطالبے کا جواب دینے کے لئے موجود نہیں ہے۔ اگر پیغام صلح نے ان میں سے کوئی راہ بھی اختیار نہ کی تو اہل نظر خود ہی معلوم کر لیں گے۔ کہ میں اپنے اس مطالبہ میں بفضلہٖ حق و صداقت پر قائم ہوں اور مولوی محمد علی صاحب حقیقتاً یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ "اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور۔ حتّٰی کہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔" وما علینا الا البلاغ ؁

خاکسار۔ خورشید احمد از لاہور

زود نویس کی ضرورت

ایک ایسے زود نویس نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو اردو میں تقریریں عمدگی سے قلم بند کر سکے۔ تنخواہ معقول دی جائیگی درخواستیں جلد ارسال کی جائیں۔

ایڈیٹر الفضل

کلکتہ و مضافات میں احمدیت کی تبلیغ

خدا تعالٰے کے فضل سے شہر کلکتہ و کلکتہ کے گردو نواح میں عام تبلیغی جلسے اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ضمن میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب احمدی مبلغ نے دو تبلیغی ٹریکٹس بنگلہ زبان میں اپنے خرچ پر شائع کئے۔ جو کہ بنگالی و بنگلہ دان طبقہ کو موجودہ جنگ کے روحانی پہلو پر آگاہ کرنے میں بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولوی صاحب موصوف نے کلکتہ کے مشہور میدان منومنٹ میں موجودہ جنگ کے متعلق قرآن کریم۔ احادیث۔ بائبل اور ہندو ساشتروں میں جو پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ان پر مختلف تاریخوں میں تین تقریریں کیں۔ ہر ایک موقع پر احمدی احباب کثرت سے اور غیر احمدی و غیر مسلم احباب چند سو کی تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔ اور ہمہ تن متوجہ ہو کر تقاریر سنتے رہے۔ اور یہ سنکر لوگ حیرت زدہ ہو گئے کہ کس طرح خداوند تعالٰے صدیوں پہلے دنیا کی موجودہ حالت اور اس کی جنگیں اور تصادم اور کشمکش کے متعلق اور اس کی ہلاکتوں اور تباہیوں کے متعلق صاف و صحیح نقشہ کھینچ دیا تھا۔

اس سلسلہ میں پہلی تقریر ۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء بروز اتوار ہوئی۔ مولوی صاحب نے سورۃ زلزال کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کہ خداوند تعالٰے نے اس سورۃ میں یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہ زلازل آنے والے ہیں۔ اس وقت خدا اپنے برگزیدہ کو وحی کے ساتھ ان زلازل کے متعلق ہوشیار کرنے کے لئے بھیجے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کی تصدیق خداوند تعالٰے نے اس طرح سے کی۔ آج سے نصف صدی پیشتر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و امام مہدی کی حیثیت میں مبعوث فرمایا۔ اور ان کو وحی کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیری تصدیق کے لئے بڑے بڑے زلازل آنے والے ہیں۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم جس میں زلازل و تباہیوں کے متعلق صاف صاف خبریں موجود ہیں پڑھ کر سنائی۔ اور پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے بعد گذشتہ چالیس پچاس سال میں دنیا میں جسقدر تباہ کن زلزلے آئے۔ دنیا کی تاریخ میں اس قدر قلیل عرصہ میں اتنے تباہ کن زلزلوں کی نظیر نہیں ملتی۔ فاضل مقرر نے یہ بھی فرمایا کہ لفظ زلزلہ سے مراد عربی زبان میں صرف بھونچال ہی نہیں بلکہ جنگ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ آپ کی پیشگوئیوں میں زلزلہ سے مراد اور قسم کی زمینی و آسمانی تباہی بھی ہے۔ چنانچہ جنگ۔ قحط سالی۔ وبا۔ امراض۔ تباہ کن سیلاب وغیرہ وغیرہ آپکی پیشگوئی کے مطابق آتے رہے ہیں۔ اور موجودہ جنگ عظیم کی خبر مع اپنی مخصوص کیفیت کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں موجود ہے۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہو کر قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کر رہی ہے

اسی طرح یکم فروری ۱۹۴۲ء بروز اتوار اور ۸ فروری ۱۹۴۲ء بروز اتوار اسی مقام پر اور بھی دو تقریریں کی گئیں۔ جن میں علی الترتیب سورۃ قیامت و سورۃ تکویر کی تلاوت کے بعد اپنے مضمون پر مزید روشنی ڈالی۔

بج بج کلکتہ سے قریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف واقعہ ہے۔ وہاں پر خاکسار کے علاقہ ایک غیر احمدی دوست کی دعوت پر۔ خاکسار۔ مولوی محمد صاحب بی۔ اے۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ اور مولوی عبد الحفیظ صاحب گئے انہوں نے ایک جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں قرآن کے فضائل بیان کئے۔ جن میں بتایا کہ قرآن کریم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ خداوند تعالٰے نے قرآن کے الفاظ و معانی کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور یہ وعدہ اور کسی مذہبی کتاب کے متعلق نہیں فرمایا۔ خاکسار نے یہ بتایا کہ صدیاں گزر گئیں قرآن کریم کی لفظی و معنوی حفاظت میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے جو قرآن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ آج ہمارے ہاتھ میں وہی قرآن موجود ہے۔ جس طرح ہر زمانہ میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اسلام کے اندر حفاظ ہو کر قرآن کریم کی لفظی حفاظت کرتے رہے۔ اسی طرح ہر صدی میں مجددین مبعوث ہو کر قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا باعث ہوئے

اور ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا سامان مہیا کر دیا وغیرہ۔

یہ تقریر قریبًا نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس میں موجودہ جنگ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر کے بتایا۔ کہ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق تائیدی نشانات ہیں۔ اور آج اس ہیبت ناک تباہی سے بچاؤ کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ توبہ واستغفار سے کام لیا جائے۔ سامعین کی تعداد ۱۵۰ کے قریب تھی جو کہ اکثر غریب طبقہ کے مسلمان اور ہندوؤں پر مشتمل تھی۔ ان لوگوں پر تقریروں کا خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ لوگوں پر اس بات کا بھی گہرا اثر پڑا۔ کہ احمدی لوگ اپنے خرچ پر کلکتہ سے اتنی دور محض اس لئے آئے۔ کہ اُن کو قرآن کریم سمجھائیں۔ مگر وہ اپنے علماء کو نذرانہ وسفر وغیرہ کے کافی انتظام کے بغیر بلا بھی نہیں سکتے۔ جو ان کے لئے بسا اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔ رخصت کے وقت وہاں کے لوگوں نے ہمیں ان کے ہاں بار بار آنے کے لئے کہا۔

بیل گوڑیا یہ مقام کلکتہ سے شمال کی طرف ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں کے موہینی مل (جو کپڑوں کا ایک کارخانہ ہے) کے ایک سپننگ ماسٹر جو خاکسار کا دوست ہے کی دعوت پر مولوی ظل الرحمٰن صاحب خاکسار اور مولوی محمد صاحب بی۔اے وہاں گئے۔ اور انکو اور انکے چند اور دوستوں کو قریبًا ۱/۲ ۱ گھنٹہ تک تبلیغ کرتے رہے۔

خاکسار دولت احمد خان خادم سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ

تفسیر کبیر جلد اوّل!

جو دوست تفسیر کبیر جلد اوّل (از سورۃ فاتحہ) خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ براہ مہربانی اطلاع دیتے وقت اپنا مکمل پتہ تحریر فرمایا کریں۔ اور یہ امر تصریح کے ساتھ تحریر فرمایا کریں۔ کہ تفسیر کبیر جلد سوم خریدی ہوئی ہے یا نہیں۔ نیز احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ جن دوستوں کی طرف سے اطلاع برائے خریداری تفسیر کبیر جلد اول بذریعہ دفتر تحریک جدید وصول ہوئی ہے ان سب کے نام درج رجسٹر کر لئے ہیں۔ مطمئن رہیں۔ اور ریزولیشن کی تحریری تصدیق کے منتظر نہ رہیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

سالِ رواں کے ایّامِ تبلیغ

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے:۔

(۱) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۹ مارچ کو منایا جائے گا جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کی جائیں گی۔

(۲) یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۴ مئی کو۔

(۳) یوم سیرت پیشوایان مذاہب ۱۸ اکتوبر کو

(۴) یوم تبلیغ برائے مسلم اصحاب ۲۹ نومبر کو منائے جائیں گے۔ سب سے پہلے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔

سائیکلوں کی ضرورت

اس وقت جبکہ سائیکلوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اہم تبلیغی ضروریات کے لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اپنی سائیکلوں میں سے کوئی سائیکل تبلیغ کیلئے عطا فرما سکیں تو نظارت ان کی بہت ممنون ہو گی۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ایک نہایت ضروری التماس

"الفضل" مورخہ ۲۰-۲۱ فروری میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جنکا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرما دیں۔ جو دوست ۸ مارچ تک اپنا چندہ ارسال فرما دیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا چندہ اس تاریخ تک وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۹ مارچ کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ موجودہ حالات میں ہر ممکن تعاون فرما دیں۔ اور چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ کریں۔

منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۲۰ ٹرین اگزامینروں کو ۶۵-۵/۲-۸۵ کے گریڈ میں (یا ایسی تنخواہ پر جو ملازمت کے ان قوانین کے ماتحت وقتاً فوقتاً مقرر ہوتی رہے گی جن کا ان کی حیثیت اور عہدے کے لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے) بھرتی کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان بیس اسامیوں میں سے ۱۴+۲=۱۶ مسلمانوں کیلئے - ۲۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کیلئے اور ۱+۱-۱=۱ دیگر اقلیتوں یعنی پارسیوں سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ عمر ۱۔ اپریل ۱۹۴۲ء کو چالیس سال سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء ہے۔ صرف وہی لوگ درخواستیں ارسال کریں جنہوں نے ریلوے ورکشاپس۔ ریل گاڑیوں اور ویگن کی مرمت اور حفاظت کا مکمل کورس ختم کیا ہو۔ اور ٹرین اگزامینر کے فرائض کی ادائیگی کی قابلیت کا سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں۔ درخواستوں کے ہمراہ عملی تجربہ۔ تعلیمی قابلیت۔ چال چلن اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول آنی چاہیئں۔ مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اس پر اپنا پورا پتہ درج ہو لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ بھی لکھنے چاہیئں۔

"Vacancy for Train Examiner"

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

جو لوگ ریل سے سفر کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی مسافر نے کسی خاص ٹرین سے سفر کی غرض سے ٹکٹ خرید لیا ہے جو اس کے پاس موجود ہے۔ تو یہ واقعہ اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ ایسے مسافر کیلئے کسی خاص ٹرین میں جگہ بھی مہیا ہوگی اسکے متعلق جو مروجہ قانون ہے اسکے مطابق طلب کرنے پر ٹکٹ ضرور جاری کیا جاتا ہے لیکن یہ سفر کرنیوالے مسافر کا اختیار ہے کہ اپنے آرام اور ان دوسرے مسافروں کے آرام کے پیش نظر جو ٹرین میں پہلے سے موجود ہیں سفر کرنے سے خود ہی رک جائے جبکہ اس ٹرین میں سوار ہونے سے ڈبے کے اندر مسافروں کی بھیڑ ہو جائیگی جہاں تک ممکن ہوگا محکمہ ریلوے مسافروں کی مدد کیلئے ان ٹرینوں کے متعلق جو گنجائش کی حد تک مسافروں سے پُر ہو جائیں انہیں مطلع کرنیکی کوشش کریگا لیکن یہ ذمہ داری نہیں لی جاتی کہ ایسی صورت حالات سے ہمیشہ مطلع کیا جائے۔ اس لئے بڑی سرگرمی اور سنجیدگی کے ساتھ پبلک سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ محکمہ ریلوے کیساتھ شامل ہو کر اس معاملہ کے متعلق مدد کریں۔

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم مارچ ۱۹۴۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر فرسٹ اینڈ سیکنڈ کلاس کے معمولی واپسی ٹکٹوں کا اجراء بشرح ۱½ کرایہ صرف سو میل سے زائد مسافت کی صورت تک محدود رکھا جائیگا۔ تاہم ایک سو ایک میل کے واپسی کرایہ کی رعایت ۷۶ سے ۱۰۰ میل تک کی مسافت پر اطلاق پائے گی۔ جبکہ کرایہ دو مِیل یکطرفہ کرایہ جات سے کم ہو۔

مذکورۃ الصدر تاریخ یعنی یکم مارچ ۱۹۴۲ء سے مندرجہ ذیل ٹکٹوں کا اجرا منسوخ کر دیا جائے گا۔

۱۔ بعض این۔ ڈبلیو۔ آر سٹیشنوں سے منصوری آوٹ ایجنسی تک ہر درجہ کے ساٹھ روزہ ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ۔

۲۔ بعض این۔ ڈبلیو۔ آر سٹیشنوں سے سفر کے لئے تیسرے درجہ کے ریل اور موٹر کے مشترکہ سرکلر ٹکٹ۔ جبکہ سفر براستہ ہوشیارپور یا براستہ کانگڑہ سٹیشن اجراء سے شروع ہو۔ اور اسی پر ختم ہو۔

۳۔ درمیانہ اور سوم درجہ کے ریل اور موٹر کے مشترکہ ٹکٹ مابین امرتسر، بٹالہ گورداسپور لاہور اور ڈلہوزی براستہ پٹھانکوٹ

۴۔ ڈلہوزی سے ہردوار تک تیسرے درجہ کے ریل اور موٹر کے مشترکہ ٹکٹ۔

۵۔ بی اینڈ اے + بی اینڈ این۔ ڈبلیو + بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی + ای۔ آئی + جی۔ آئی۔ پی جودھپور اینڈ این۔ ایس ریلویز اینڈ مدراس کے بعض اسٹیشنوں سے سری نگر تک ہر درجہ کے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں سے سری نگر تک براستہ راولپنڈی واپسی ٹکٹ جاری رہیں گے۔

تفصیلی معلومات نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن ماسٹر یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بٹاویہ۔ ۲۱ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاوا پر جاپانی چاروں طرف سے ہوائی حملے کر رہے ہیں۔ یعنی مغرب میں سماٹرا شمال میں بورنیو اور سیلیبز اور مشرق میں جزیرہ بالی سے۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کی اطلاع یہ ہے کہ جاوا پر ابھی جاپانی فوجیں نہیں اتریں اور وہاں شدید مزاحمت کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ آج مشرقی جاوا کے ایک ہوائی اڈہ پر جاپانی طیاروں نے حملہ کیا۔ شمالی سماٹرا میں بھی دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔ کل تمام رات اور آج دن بھر جزیرہ بالی میں لڑائی جاری رہی یہ لڑائی جو اس وقت بالی میں ہو رہی ہے۔ اس سے بھی زیادہ سخت سمجھی جاتی ہے۔ جو دو دہ بار میکاسر میں ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک جاپانی کروزر پھٹ گیا۔ دو چھوٹے جاپانی جنگی جہاز غرق ہو گئے ہیں۔ دشمن کے پندرہ ہوائی جہاز بھی گرا دیئے گئے۔ ایک اتحادی تباہ کن جہاز بھی غرق ہو گیا ہے۔

سڈنی۔ ۲۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈارون میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اور وہاں سے تمام شہریوں کو نکالا جا رہا ہے۔ وزارت ہوائی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈارون پر جو پہلا ہوائی حملہ ہوا۔ اس میں جرمن ہوائی جہازوں نے بھی حصہ لیا۔ جاپانی جہازوں نے جزیرہ ٹیمور کے صدر مقام کوپانگ پر حملہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پرتگیزی فوجیں ٹیمور کی حفاظت کے لئے روانہ ہو چکی ہیں۔ اور فروری کے آخر تک پہنچ جائیں گی۔

رنگون۔ ۲۱ر فروری۔ برما میں دریائے بلین پر بڑی خوفناک لڑائی ہو رہی ہے۔ جو دو تین روز سے جاری ہے۔ اور فریقین کا اس میں بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ پرسوں جاپانی طیاروں نے مانڈلے پر بمباری کی۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آج بسین پر بھی بمباری ہوئی۔ رنگون کے لئے اب زیادہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

رنگون۔ ۲۱ر فروری۔ گورنر برما نے آج ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ رنگون دوسرا مالٹا یا طبروق بن جائے۔ مگر اس کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی تا چین کا رستہ کھلا رکھا جا سکے۔ خواہ حالات کچھ ہوں۔ میں شہر سے باہر ہرگز نہ جاؤں گا۔

قاہرہ۔ ۲۲ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ غزالہ کے جنوب میں ہمارے گشتی دستے مکیلی جانے والی سڑک پر پہنچ گئے ہیں۔ دشمن کے مسلح دستوں سے تصادم ہوا۔ مگر دشمن کے یہ دستے اب شمال کی طرف پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔

ماسکو۔ ۲۲ر فروری۔ روسی اخبار "ریڈ سٹار" نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس جرمنی کے نئے حملہ کے لئے بالکل تیار ہے۔ نازیوں کی جنگی مشین کی جڑیں اب کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ لیکن ابھی مکمل طور پر وہ تباہ نہیں ہوئی۔ ہم ہٹلر کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے۔

دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ آج یہاں نان پارٹی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا۔ کہ میں نے ۲ر جنوری کو مسٹر چرچل سے جو اپیل کی تھی۔ اس کا جواب مجھے مل گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے لکھا ہے کہ حکومت ہند کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ جنگی وزارت اور بحرالکاہل کی وار کونسل میں اپنے نمائندے بھیجدے۔ آپکی باقی تجاویز پر مزید غور کر کے انکا جواب دیا جا سکیگا۔

کلکتہ۔ ۲۱ر فروری۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے اہل ہند کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ اگر چین اور ہندوستان کو آزادی سے محروم رکھا گیا۔ تو دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مجھے امید ہے کہ برطانی گورنمنٹ ہندوستانیوں کی طرف سے مطالبہ کا انتظار کئے بغیر جلد سے جلد ان کو حقیقی سیاسی طاقت دے دیگی۔ یہی دانشمندانہ پالیسی ہے۔ جس سے برٹش ایمپائر کی ساکھ میں اضافہ ہوگا

دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ یکم اپریل ۴۲ء سے پرتگال۔ سپین۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ ترکی۔ عراق اور ایران سے کوئی بھی مال ہندوستان میں نہیں لایا جا سکیگا۔ جب تک برطانی کونسل کا ایک سرٹیفکیٹ اس کے ساتھ نہ ہو۔ کہ اس کی تیاری میں دشمن کا پانچ فیصدی سے زیادہ مال استعمال نہیں کیا گیا۔

رنگون۔ ۲۱ر فروری۔ برطانی طیارے برما میں جاپانی مورچوں۔ فوجی اڈوں۔ اور سامانِ حرب کے ذخائر پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ متعدد مقامات پر آگ لگ گئی تمام طیارے سلامتی سے واپس آ گئے۔

چنگکنگ۔ ۲۱ر فروری۔ چینی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چینی افواج نے دریائے سالوین کے کنارے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ جاپانیوں نے اس طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ برما میں رہنے والے بہت سے چینی نوجوان بھی فوج میں شامل ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۱ر فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں باٹان کے محاذ پر فریقین کے توپخانے شدید گولہ باری کرتے رہے۔

ماسکو۔ ۲۱ر فروری۔ سودیٹ فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ اور کئی آباد مقامات پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۲۱ر فروری۔ آٹے کی نایابی کے سلسلہ میں چار سو مزدوروں کے ایک وفد نے سٹی مجسٹریٹ سے ملاقات کی۔ حکام بیس ہزار من گندم خریدنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ بعض ذمہ دار افسر مختلف منڈیوں میں گندم خریدنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

چنگکنگ۔ ۲۱ر فروری۔ چینی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما اور سیام کی سرحد پر جاپانیوں کا ایک اور حملہ دفع کر دیا گیا۔ جاپانیوں نے تازہ کمک آنے پر شمال کی طرف پیش قدمی کے لئے دریائے سیکونگ کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔

مدراس۔ ۲۱ر فروری۔ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم مارچ سے آرٹ کالجوں اور سکولوں کی تمام چھوٹی جماعتوں کو بند کر دیا جائے۔ سالانہ امتحانات نہ لئے جائیں۔ بلکہ گذشتہ ریکارڈ کی بناء پر ہی اگلی جماعت میں ترقی دے دی جائے۔ دوسرے امتحانات میں شریک ہونے والوں کو یہ حق دیا گیا ہے۔ کہ وہ مدراس سے باہر رہ کر بھی دے جا سکتے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ناروے میں کوئزلنگ نے حکم دیا ہے کہ جو شخص انگلستان کی حمائت کریگا۔ اسے پھانسی کی سزا دی جائے گی۔

مونٹی وڈیو۔ ۲۱ر فروری۔ یوراگوئے (جنوبی امریکہ) کے صدر جمہوریہ نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے۔ کیونکہ سینٹ نے اپنے خاص اجلاس میں انتخابات کے متعلق اس کی پالیسی کی مذمت کی تھی۔ پارلیمنٹ کی عمارت کے سامنے پولیس کا زبردست پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح سرکاری عمارتوں پر بھی۔ فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وزیر حرب نے استعفٰے دے دیا ہے۔

دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ چین کے لئے جس قدر سامان جنگ بھیجا جا رہا ہے۔ اسے کسٹم ڈیوٹی سے مستثنٰے کر دیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ حکومت ہند نے تمام صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا ہے۔ کہ ہوائی حملوں کے خلاف وہ جو احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہیں۔ اس کے لئے وہ آزاد ہیں۔

دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ مسٹر جناح نے اخبارات کے نام ایک بیان میں کہا۔ کہ مسلم لیگ موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے اندر کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہے۔ ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ مسٹر جناح مرکز میں نیشنل گورنمنٹ بنانے کے لئے کانگرس سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سرگودھا۔ ۲۱ر فروری۔ کہا جاتا ہے کہ سرکاری حکام نے آج یہاں پچیس ۲۵ دوکانوں کے تالے توڑ دیئے۔ اور اشیائے خورد و نوش کی بوریاں اپنے قبضہ میں کر لیں۔ یہ خبر ہندو ذرائع سے موصول ہوئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی